اَلدَّرْسُ الخَامِسُ - 5

1- ہم پڑھ چکے ہیں کہ:

1- عربی میں تنوین ٌ - ً - ٍ " غیر معین اسم " کی علامت اور لام تعریف" ال " معین اسم کی علامت ہے۔

2- تنوین والے الفاظ " اسم نکرۃ " (Common Noun) اور " ال " لام تعریف والے الفاظ " اسم معرفہ " (Proper Noun) کہلاتے ہیں۔

3- لام تعریف " ال " اور تنوین ٌ - ً - ٍ اسم کی علا مت ہے۔

4- بعض الفاظ کے شروع میں " ال " کا لام " ل "پڑھا جاتا ہے۔

DARULIMAAN INSTITUTE

جیسے: اَلْقَمَرُ -

اور بعض الفاظ کے شروع میں " ال " کا لام نہیں پڑھا جاتا۔

جیسے: اَلشَّمْسُ -

5۔ لام تعریف کے "ال" کے ہمزہ کو " ہمزۃالوصل " کہتے ہیں۔

اس سبق میں ہم درج ذیل الفاظ اور ان سے متعلق

قواعد (Terms) سیکھتے ہیں۔

1 ۔ هٰذَا اور هٰذِهٖ

2۔ جملے میں لام تعریف " ال"

اور تنوین (Tanween) والے اسم کا استعمال۔

DARULIMAAN INSTITUTE

هٰذَا الصِّرَاطُ - یہ راستہ

هٰذَا صِرَاطٌ - یہ راستہ ہے۔

هٰذِهِ الْجَنَّةُ - یہ باغ

هٰذِهِ جَنَّةٌ - یہ باغ ہے۔

1-اوپر کی مثالوں میں ہم نے "هٰذَا" اور "هٰذِهِ" پڑھا۔

1) اردو میں اس کے معنیٰ " یہ " اور انگلش میں "This" کے ہیں۔

2) هٰذَا اور هٰذِهِ یہ اصل میں " ذا " تھا اس کی ابتدا میں تنبیہ " ھا " لگا کر " ھاذا " بنا لیا گیا ہے۔ لکھنے میں هٰذَا

DARULIMAAN INSTITUTE

پڑھنے میں " هَاذَا " پڑھا جائے گا۔

3) هٰذَا مذکّر (Masculine) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مذکّر کا

مادہ (Root) یا اصل ذ ک ر

معنی : عمدہ ، مضبوط ، تیز ، سخت ، پختہ ، ٹھوس ، جاندار

مراد : مرد ، نر ہے۔

4) هٰذَا کا مونث (feminine) هٰذِهٖ ہے۔ لکھنے میں

هٰذِهٖ استعمال ہوتا ہے لیکن " هَا ذِ هِیْ " پڑھا جائے گا۔

مؤنث کا مادہ (Root) أ ن ث

معنی : نرم اور کچا ہونا ۔ ڈھیلا ہونا مراد : عورت ۔ مادہ

DARUL IMAAN INSTITUTE

5) جن لفظوں سے قریبی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے انہیں

"اسم اشارہ قریب "کہتے ہیں۔

جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اسے " مُشَارٌ اِلَیہ " کہتے ہیں۔

جیسے: صِرَاطٌ - جَنَّةٌ

اشارہ کی اصل (Root) ش و ر

شہد کو چھتّے سے نکالنا ، جانور کو سدھانا ، اشارہ کرنا ، واقف کروانا ، تعارف کروانا ، اور کسی بات کی دعوت دینے کے لیے اشارہ کرنا۔

2۔ اوپر دی گئی مثالوں پر غور کریں !

DARULIMAAN INSTITUTE

1) اگر هٰذَا کے بعد لامِ تعریف " ال " والا اسم آئے تو جملہ مکمل نہیں ہو گا۔

جیسے: هٰذَا الصِّرَاط یہ راستہ

هٰذِهِ الْجَنَّة یہ باغ

2) جب کہ :

هٰذَا صِرَاطٌ - یہ راستہ ہے۔

هٰذِهٖ جَنَّةٌ - یہ باغ ہے۔ مکمل جملہ ہے۔

3۔ ضمیر: (Pronoun)

اَنَا یُوسُفُ - میں یوسف ہوں۔ (سورہ یوسف 90)

DARUL IMAAN INSTITUTE

أَنَا مَرْيَمُ - میں مریم ہوں۔

أَنَا بَشَرٌ - میں انسان ہوں۔ (سورہ الکھف110)

1) " أَنَا " کے معنی " میں " کے ہیں۔

2) مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مثلا

' یُوسُفُ' اسم مذکر اور ' مَرْیَمُ ' اسم مؤنث مگر " أَنَا " دونوں

کے لیے آیا ہے۔

3) " أَنَا " کو پڑھتے وقت ہمیشہ بغیر الف " ا " کے " أَنَ " پڑھنا

چاہیے۔

DARULIMAAN INSTITUTE

4) " أنَا " ضمیر ہے۔ضمیر کا مادہ ہے۔ ض م ر ۔ لا غر ، دبلا

، کم گوشت ہونا ،

اپنے دل میں کسی چیز کا عزم کرنا ، پوشیدہ خیال

ضمیر ، نحویوں کے نزدیک وہ کلمہ ، مُتَكَلِّمْ ---(First Person)

مُخَاطِبْ--(Second Person) اور غَائِبْ--

(Third Person) کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

5) ضمیر وہ اسم ہے نام کی جگہ پر استعمال ہوتا ہے۔

6) ضمائر کے ساتھ " ال "کبھی نہیں آتا بلکہ یہ خود بخود معرفہ ہوتی

ہے۔

DARULIMAAN INSTITUTE

" أَنَا " کی ضمیر اسماء اور دوسرے کلمات کے ساتھ جڑ کر نہیں، بلکہ الگ اور فاصلے پر، ان سے پہلے آتی ہے۔

اسے " ضمیر منفصل " (Separate Pronoun) کہتے ہیں۔

جیسے: "انا" - "یوسف" ، " مریم " ،"بشر" سے پہلے اور ان کے ساتھ جڑ کر نہیں آیا۔

4۔ اوپر کی مثالوں میں آپ نے دیکھا ! کہ یُوسُفُ اور مَرْیَمُ کے آخری حرف پر ُ ہے حالانکہ یُوسُفُ اور مَرْیَمُ اسم ہیں اور اسم کی اصلی حالت یہ ہے کہ اس کے آخر میں دو پیش کی تنوین ٌ ہو۔

DARULIMAAN INSTITUTE

لیکن بعض **اسماء** ایسے ہیں جن پر کبھی **تنوین** نہیں آتی۔

جیسے:

عورتوں کے نام مثلاً **مَرْيَمُ**

انبیاء کرام کے اکثر نام مثلاً **يُوسُفُ**، **هَارُوْنُ**، **دَاوٗدُ**،

اِبْرَاهِيْمُ، **اِسْمٰعِيْلُ**، **اِسْحٰقُ**، **يَعْقُوْبُ**، **سُلَيْمٰنُ**، **يُوْنُسُ**

اکثر انبیاء کے نام غیر عربی ہیں اس لئے ان کے آخر میں تنوین نہیں آتی۔

DARULIMAAN INSTITUTE